اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ نور معرفت کا 66 واں شمارہ پیش خدمت ہے۔ اس شمارے کا پہلا مقالہ "قرآن کی روشنی میں انسان کی معاشی تربیت کے ذاتی مقاصد" کے عنوان سے مزین ہے۔ اس مقالہ کے مطابق، قرآنی تعلیمات کی روشنی میں انسان کی معاشی تربیت کے ذاتی اہداف دو طرح کے ہیں: ایک، وہ اہداف جن کا تعلق انسان کی آگاہی اور بصیرت سے ہے اور دوسرے، وہ اہداف، جن کا تعلق انسان کی عملی زندگی سے ہے۔ یہ مقالہ، اِن اہداف کی مکمل توضیح و تشریح بیان کرتا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق، قرآن کریم، انسان کی اقتصادی پہلو سے یوں تربیت کرتا ہے کہ جس میں انسان اپنی خداداد صلاحیتوں اور کمالات سے آگاہ ہو۔ اُسے لین دین اور معاملات کے فقہی احکام سے آگاہی حاصل ہو اور وہ اپنی ہر اقتصادی خوشحالی اور نعمت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا سمجھے۔

اس مقالہ کے مطابق، قرآنی تعلیمات کی روشنی میں انسان کی معاشی تربیت کا عملی پہلو یہ ہے کہ انسان اپنی اور اپنے خاندان کی مادی ضروریات پوری کرنے کے قابل بنے۔ وہ اپنی، اپنے والدین اور اپنے اہل و عیال کی عزت و آبرو کی حفاظت کر سکے اور اپنی معاشی زندگی میں دینداری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے ہر لین، دین میں آخرت کو ترجیح دے اور کسی معاملہ میں دینی اخلاقیات سے روگردانی نہ کرے۔ قناعت اختیار کرے، احسان اور بخشش کرنے والا بنے اور اعتدال کی زندگی گزارے؛ اسراف، بخل، ناپ تول میں کمی، بیشی، مال و دولت پر تکبر اور غرور سے اجتناب کرے۔

اس شمارے کے دوسرے مقالے کا عنوان "قرآن اور نہج البلاغہ کی روشنی میں جہالت کا معنی اور مصادیق" ہے۔ یہ مقالہ میں تین حصوں میں "جہالت" کے موضوع پر سیر حاصل بحث کرتا ہے۔ پہلا حصہ، تاریخی دستاویزات اور قرآن و سنّت کی روشنی میں "جہالت" کے معنی و مفہوم اور اس کے مصادیق کو بیان کرتا ہے۔ دوسرا حصہ، جہالت کے خلاف قرآنِ کریم کی تعلیمات کا جائزہ لیتا ہے۔ اور تیسرا حصہ، امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے کلام — نہج البلاغہ — کی روشنی میں جہالت سے نبرد آزمائی کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ اس مقالہ کے اختتام پر مقالہ نگار نے قدیم و جدید جاہلیت کی جوہری مماثلت اور مشابہت کو بیان کیا ہے۔ مقالے کا یہ حصہ، دراصل، عصرِ جدید کی جاہلیت کے مظاہر بیان کرتا اور جاہلیت کے گرداب میں پھنسنے سے بچنے کی یاددہانی کرواتا ہے۔

تیسرے مقالہ کا عنوان "سورۂ عبس کا نفسیاتی تناظر: ایک تجزیاتی مطالعہ" ہے۔ اس مقالہ کے مطابق، انسانی زندگی میں احساسات و جذبات (Emotions) ایک کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ دراصل، یہ انسانی جذبات و احساسات ہی ہوتے ہیں جو انسان کی حرکات و سکنات کا رخ معین کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی تمام آیات اور سوروں کے الفاظ اور عبارات، انسانی احساسات و جذبات کی ترجمانی کرتے اور اُنہیں خاص جہت دیتے ہیں۔

تجزیہ و تحلیل پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ علم نفسیات کے طلباکے بالعموم اور اُن محققین کے لیے خاص طور پر مفید ثابت ہو گا جو قرآن مجید میں موجود نفسیاتی اشارات کی روشنی میں علم نفسیات کی تفہیم و تشریح میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

پیشِ نظر شمارے کا چوتھا مقالہ، استاد مرتضیٰ مطہری کے تشریحی نوٹس سے مزین، علامہ طباطبائی کی کتاب "اصول فلسفہ وروش رئالیسم" کے چند صفحات کے مطالعہ پر مشتمل سلسلۂ بحث کی پانچویں قسط ہے۔ اِس مقالے میں سب سے پہلے سوفسطائیت کے قدیم یونانی فکری، فلسفی مکتب کا تاریخی پسِ منظر اور اس کے مدعا کا جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے بعد شکاکیّت اور پھر آئیڈیالزم جیسے فلسفی مکاتبِ فکر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس مقالے میں آئیڈیالزم کے فلسفی مکتب کی قدیم وجدید روایتوں کے اساسی اختلاف کو اجاگر کرنے کے بعد، جدید مادہ پرستوں کے آئیڈیالزم کے حوالے سے مغالطے کو برملا کیا گیا ہے۔

یہ مقالہ، علامہ طباطبائی اور استاد مرتضٰی مطہری کے بیانات کی روشنی میں سوفسطائیت، شکاکیت اور آئیڈیالزم کے مقابلے میں ریالزم کی مضبوط منطق پیش کرتے ہوئے برکلے اور شوپنہاور جیسے آئیڈیالزم کے ناخداوں کے کمزور دلائل کا راز فاش کرتا ہے۔ اس مقالے کے اختتام پر فلسفہ کے ایک بنیادی اصول، "اصلِ عدم تناقض" کی وضاحت پیش کی گئی ہے۔

پانچواں مقالہ "علوم انسانی کی تشکیل نو میں الہیاتی عقلانیت کے کردار کا فہم جدید" کے عنوان کے تحت اس امر کا جائزہ لیتا ہے کہ موجودہ انسانی معاشرے جن بحرانوں سے دوچار ہیں، اُن میں سے ایک خطرناک بحران، انسان کے بنیادی عقائد اور اُس کی عملی زندگی میں تضاد کا بحران ہے۔ یہ ایک ایسا بحران ہے جس نے لوگوں سے سرگرمی اور تازگی چھین لی ہے اور ان پر افسردگی اور نفسیاتی دباو کو مسلط کر دیا ہے۔ درایں اثناء، مقالہ نگار کے مطابق، انسانی علوم جو کہ عمل محور ہوتے ہیں، اُن کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ انسانی سماج کو اس مشکل سے نکالیں۔ لیکن انسانی علوم، یہ فریضہ صرف اُسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں جب وہ الٰہیاتی عقلانیت کی بنیاد پر انسانی فکر و عمل میں ہماہنگی ایجاد کر دیں۔

لیکن ایسا اُس وقت ہو سکتا ہے جب انسان، مستفاد عقل Acquired Intellect کی روشنی سے علم کی ضیاء پائے۔ کیونکہ تنہا اسی صورت میں عقل کے تمام مرتبے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مقالہ نگار کے مطابق، الہیاتی عقلانیت چونکہ اپنے مبدا اور معاد سے متصل ہوتی ہے، یہ معاشرے کے تمام افراد کو مذہبی، اخلاقی اور روحانی اقدار کی پاسداری پر برانگیختہ کرتی اور انہیں انسانی سعادت اور کمال سے ہمکنار کرتی ہے جس کے نتیجے میں انسان، عقیدے اور عمل کے تضاد کے بحران سے نجات پاتا ہے اور معاشرے میں انسانی رشتوں اور رابطوں میں نئی روح ایجاد ہوتی ہے۔

اس شمارے کے آخری مقالے کا عنوان ہے: "مشرکینِ عصرِ پیغمبر اکرم ﷺ کے شرک پر ابن عبدالوہاب کے نقطۂ نظر کا تنقیدی مطالعہ"۔ یقینا، محمد بن عبد الوہاب عالمِ اسلام کی ایک تاثیر گزار شخصیت ٹھہرے اور انہوں نے ایک خاص طرزِ تفکر یا مکتب کی بنیاد رکھی۔ اُن کی آراء و افکار کا ایک اہم ترین موضوع، توحید و شرک کی مباحث ہیں۔ اِس مقالہ میں مقالہ نگار نے ابن عبد الوہاب کے شرک سے مربوط نظریات کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ مقالہ نگار نے اِس امر کو یقینی بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ تحلیل و تنقید کے اِس عمل میں حتی الامکان قرآنی آیات اور تفسیری، روائی اور تاریخی شواہد کی روشنی میں یہ عمل انجام پائے۔ تحقیق کے نتائج یہ واضح کرتے ہیں کہ مشرکینِ مکہ کے شرک کی بنیاد، صرف مظاہرِ ہستی کے بارے میں غلوآمیز رویےّ پر نہ تھی، بلکہ ان کے اپنے خودساختہ معبودوں کی ربوبیت پر ایمان، اُن کے شرک کی اصل جڑ تھا۔ دراصل، ان کے اعتقادی نظام کی جڑیں، ان کے معبودوں کی ربوبیت کے تصور میں پیوست تھیں۔اور ان کا یہ اعتراف کہ اللہ تعالی سب جہانوں کا پروردگار ہے، انبیاء کے تعلیم کردہ "رب العالمین" کے جامع تصور پر پورا نہیں اترتا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالی کے "رب العالمین" ہونے کے اُس عقیدہ پر ایمان کے ہوتے ہوئے جو نبی کریم ﷺ نے تعلیم دیا، شعائر الہی کے تقدس اور خدا کے صالح بندوں سے توسل کو مشرکینِ مکہ کے شرک پر قیاس کرنا، قطعی طور پر نادرست ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ مجلّہ نور معرفت کا موجودہ شمارہ بھی، اس کے سابقہ شماروں کی طرف اپنے قارئین کے لیے علم و معرفت کی ضیاء ارمغان میں لائے گا اور ان کی بصیرت افزائی کا موجب بنے گا۔ ان شاء اللہ۔

مدیر مجلّہ،
ڈاکٹر محمد حسنین نادر